



سوال

(178) مانع حیض کی گولیوں کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مانع حیض گولیوں کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مانع حیض گولیاں اگر صحت کے لیے نقصان دہ نہ ہوں تو ان کے استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر شرط یہ ہے کہ اس کا شوہر اس کی اجازت دے۔ تاہم جہاں تک میری معلومات ہیں اس کا استعمال عورت کے لیے نقصان سے خالی نہیں۔ کیونکہ خون حیض کا جسم سے خارج ہونا ایک فطری عمل ہے، اگر اس فطری خارج ہونے والی چیز کو اس کے وقت پر خارج ہونے سے روک دیا جائے تو یقیناً اس سے صحت پر برا اثر پڑے گا۔ علاوہ ازیں اس نقصان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ خود عورت کی اپنی ماہانہ عادت بگڑ جائے گی، اور پھر یہ نماز روزے کے سلسلے میں الجھن اور شک میں پڑی رہے گی، اور ازدواجی تعلقات میں شوہر کے لیے پریشانی ہوگی۔ لہذا میں ایسی گولیوں کے استعمال کو اگرچہ حرام تو نہیں کہتا مگر مذکورہ اسباب کے تحت پسند بھی نہیں کرتا ہوں۔

بلکہ چاہئے کہ عورت کو اللہ عزوجل کی تقدیر اور نظام پر راضی خوشی رہنا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے اور دیکھا کہ وہ آبدیدہ ہیں، جبکہ وہ عمرے کا احرام باندھ چکی تھیں، آپ نے پوچھا کہ کیا ہوا، کہیں ایام تو شرع نہیں ہو گئے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الحيض، باب كيف كان بدء الحيض، حدیث: 294۔ صحیح مسلم: کتاب الحج، باب بیان وجہ الاحرام۔۔۔، حدیث: 1211) الغرض عورت کو صبر سے کام لینا چاہئے اور اس میں بھی اللہ سے اجر کی امید رکھنی چاہئے۔ اگر اسے نماز روزے سے رکاوٹ ہو گئی ہو تو ذکر اذکار کا دروازہ کھلا ہے، اسے چاہئے کہ تسبیح و تہلیل اور دیگر اذکار میں محنت کرے، صدقہ دے، ملنے قول و فعل سے لوگوں کے ساتھ احسان کرے، اور یہ بڑی فضیلت کے کام ہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

صفحه نمبر 197

محدث فتوى